بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۱۳-ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۱۶-ماہ محرم ۱۳۶۱ھ | ۱۳-ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱-ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت تدریجاً ترقی کر رہی ہے مگر کمزوری ابھی بہت ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ حیدر آباد سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب آج معہ اہل و عیال افریقہ روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک بندشِ پیشاب کی تکلیف ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶-ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

رُوس میں عبرت ناک تباہی و بربادی

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ جنگ غفلت شعار اور گناہ آلود دُنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا عذاب ہے۔ جو اس وقت قریباً ساری دُنیا پر مسلط ہے۔ اور تمام ممالک کم و بیش اس سے حصہ پا رہے ہیں۔ وُہ حکومتیں جو براہ راست جنگ میں شریک ہیں۔ یا جنہیں جبراً شریک کر لیا گیا ہے۔ ان سب کے مصائب اور آلام کی اگرچہ کوئی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ تاہم روس پر جو آفات نازل ہیں۔ اور جو جو ہولناک منظر وہاں رونما ہو رہے ہیں۔ ان کی مثال شائد ہی کسی اور ملک میں پائی جائے۔

رُوس کے جس علاقہ پر جرمنی نے حملہ کیا اور جو قریباً ۱۲-سو میل لمبا ہے۔ وُہ آبادی اور زرخیزی کے لحاظ سے رُوس کا بہترین علاقہ ہے۔ اسی علاقہ میں صنعتی کارخانے ہیں۔ اسی میں اسلحہ ساز فیکٹریاں ہیں۔ اسی میں مشہور کانیں ہیں اور اسی میں سے زیادہ تر غلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے رُوس نے ہر ممکن کوشش کی۔ اور اس طرح بہت کچھ جانی اور مالی نقصان اٹھایا۔ مگر جرمنی کی یلغار نہ رُک سکی۔ اور رُوس کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا پڑا۔ حتیٰ کہ ماسکو تک روسی فوجیں پسپا ہو گئیں۔ اس دوران میں روسی فوجوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پُر رونق شہروں کو برباد کیا۔ لہلہاتے کھیتوں کو پامال کیا۔ کارخانوں کو ویران کیا۔ اور کانوں کو ناقابل استعمال بنا دیا۔ غرض تمام وُہ چیزیں جنہیں وُہ ساتھ نہ لے جا سکتے تھے۔ انہیں تباہ کرنے کی انہوں نے انتہائی کوشش کی۔ تا دشمن ان سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔

اس سے چڑ کر جرمنوں نے مفتوحہ علاقوں کے روسیوں پر وُہ وُہ مظالم توڑے۔ کہ ان کے تصوّر سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اب جبکہ جرمن ماسکو کے بالکل قریب پہونچ جانے کے بعد پسپائی کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور روسیوں نے ان سے اپنا ملک خالی کرانا شروع کر دیا ہے۔ ان ہولناک مظالم اور شدائد کے چہرہ سے پردہ اُٹھ رہا اور یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ جہاں کہیں جرمن فوج کو غلبہ حاصل ہوا۔ وہاں اس نے خونی دہشت انگیزی۔ دردانگیز اذیت دہی اور وحشیانہ قتل و خون ریزی کا ناقابل برداشت دَور شروع کر دیا۔ فسطائی افسر اور سپاہی ہر جگہ لوٹ مار کے علاوہ لوگوں کی نہایت کثیر تعداد کو خواہ مخواہ پیٹتے۔ اور قتل کرتے۔ جوان اور بوڑھی عورتوں اور بچوں کو اس لئے نہایت بے رحمانہ اذیت پہونچاتے۔ اور پھانسی پر لٹکا دیتے۔ کہ وُہ اپنی ساری خوردنی اشیاء حتیٰ کہ روٹی کا آخری ٹکڑا تک کیوں حوالے نہیں کر دیتے۔

حال میں رُوس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف نے جرمنوں کے مظالم کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اور جس میں ان علاقوں کے مظالم واقعات کی بنا پر درج کئے ہیں۔ جنہیں روسیوں نے اب جرمنوں سے خالی کرا لیا ہے۔ اس پر سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ روسیوں پر جرمنوں کے ہاتھوں کیا گزری۔ اور وُہ کس کس طرح تباہ و برباد کئے گئے۔ ذیل میں اس رپورٹ میں سے چند واقعات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں:-

۳۰-جُون کو جب جرمن ایک شہر لووف میں داخل ہُوئے۔ تو دُوسرے دن انہوں نے یہودیوں اور پولوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ اور پھر ان نعشوں کی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ہزاروں آدمیوں کے سامنے جبراً نمائش کی۔ عورتوں کی نعشوں کو دیواروں کے ساتھ چنوا دیا۔ اس خوفناک نمائش میں خاص طور پر اس عورت کی نعش کو نمایاں کیا گیا۔ جس کے جسم کے ساتھ اس کے بچے کو سنگین کے ذریعہ نتھی کر دیا گیا تھا۔

دیہات اور شہروں پر قبضہ کرتے ہی جرمن عام طور پر پھانسیاں نصب کر دیتے اور شہریوں کی پہلی پارٹی کو جو ہاتھ آتی۔ ان پر لٹکا کر ہلاک کر دیتے پھر پھانسیوں پر لاشوں کو کئی کئی ہفتے لٹکا رہنے دیتے۔

یوکرین کے موضع وہد ونگی میں جرمنوں نے سُرخ فوج کے چالیس زخمی جنگی قیدیوں اور نرسوں کو ایک سابق ہسپتال میں بند کر دیا۔ معالج اسٹاف سے تمام پٹیاں۔ دوائیں خوراک اور دوسرا سامان چھین لیا۔ نرسوں کی عصمت دری کر کے انہیں گولی مار دی اور زخمیوں کو دریا میں پھینک دیا۔

مذکورہ بالا رپورٹ میں مذکور ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں عام طور پر عورتوں۔ اور لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی۔ علاقہ ڈینپرو پٹروسک کے یوکرینی موضع بیروڈیوکا میں ایک عورت اور لڑکی بھی ایسی باقی نہیں رہی۔ جس کی عصمت دری نہ کی گئی ہو۔ علاقہ اسمولینسک کے موضع بریز ووکا میں جرمن سپاہیوں نے پندرہ سے تیس سال تک کی تمام عورتوں اور لڑکیوں کی عصمت دری کی شہر اسمولینسک میں جرمن کمان نے افسروں کے لئے چکلہ قائم کیا جس میں سینکڑوں عورتوں اور لڑکیوں کو جمع کیا گیا۔

لووف میں پومینزنیف نامی ایک سن رسیدہ پادری صلیب ہاتھ میں لے کر وحشی جرمنوں کے پاس گیا۔ تاکہ انہیں نوجوان لڑکیوں کی عصمت دری سے روکنے کی کوشش کرے۔ جرمنوں نے اسے پیٹا۔ اس کا لباس کرتا پھاڑ ڈالا۔ اس کی داڑھی جلا دی اور شہر سے باہر لے جا کر اسے سنگین کی ضربوں سے ہلاک کر دیا۔

یوکرین کے دار الحکومت کیف میں ۵۲ ہزار مردوں، عورتوں اور بچوں کو بلا امتیاز سن و صنف موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ انہیں ہلاک کرنے کا یہ طریق ایجاد کیا گیا کہ سب کو ایک قبرستان میں جمع کیا گیا۔ جہاں ایک بہت بڑی کھائی کھدی ہوئی تھی۔ سب کے کپڑے اتروا کر انہیں بالکل برہنہ کر دیا گیا اور پھر کھائی میں جتنے آ سکتے تھے۔ انہیں حکم دیا کہ اوندھے منہ زمین پر لیٹ جائیں۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار کر ٹھنڈا کر دیا گیا

ان برہنہ لاشوں پر تھوڑی سی مٹی چھڑک دی گئی۔ اور ان کے اوپر دوسروں کو اوندھے مونہہ لیٹنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ پھر انہیں بھی گولیاں ماردیں۔ اور یہ عمل کھائی بھر جانے تک جاری رہا۔

جرمنوں نے یوکرائن کے دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح قتل وخونریزی کا بازار گرم کیا۔ لووف میں کم ازکم چھ ہزار اوڈیسہ میں ۵ ہزار ڈومسک میں ساڑھے آٹھ ہزار۔ ڈینپروپیٹرلاسک میں ۱½ ہزار میریوپول میں تین ہزار باشندوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس قسم کے مظالم تو اس وقت کئے گئے جب جرمنوں نے ان علاقوں پر قبضہ کیا۔ لیکن اب جبکہ وہاں سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہر چیز کو تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔ ان حالات میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں روس پر جس قدر تباہی وبربادی آرہی ہے اتنی شائد ہی کسی اور ملک پر آئے۔ یہ وہی روس ہے جہاں مذہب کا ذکر جرم قرار دیا گیا تھا جہاں خدا پر ہنسی اور تمسخر کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ فرضی خدا بناکر اس پر مقدمہ چلایا جاتا۔ اور اسے پھانسی دی جاتی۔ اگرچہ روسیوں پر جرمنی کا حملہ ہوتے ہی واضح ہو گیا تھا۔ کہ مذہب بھی کوئی چیز ہے۔ اور اعلان کر دیا گیا تھا کہ کسی مذہب کے متعلق کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ لیکن اب یہ بھی پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ خدا بھی ہے۔ اور سب سے زیادہ طاقت رکھنے والا ہے۔ اس کا ساری دنیا مل کر بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن اس کا غضب جب نازل ہو تو اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور نہ اس سے بچ سکتا ہے۔

کاش روس کی یہ تباہی نہ صرف اسی کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے اور خاصکر اہل ہند کے لئے عبرت کا موجب ہو۔ وہ نہ صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی راہ اختیار کریں۔ بلکہ جنگ کی مصیبت سے ہندوستان کو بچانے کے لئے بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے کیسی محبت ہونی چاہیئے

"دیکھو جس طرح ایک شرابی شراب کے جام پیتا ہے۔ اور لذت اٹھاتا ہے۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر پیو۔ جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو۔ جب تک انسان اس امر کو محسوس نہ کرے۔ کہ میں محبت کے ایسے درجہ کو پہونچ گیا ہوں۔ کہ اب عاشق کہلا سکوں۔ تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جائے۔ اور اس جام کو مونہہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اسی کے لئے بے قرار وشیدا ومضطرب بنالو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہونچے۔ تو کوڑی کے کام کے نہیں۔ ایسی محبت ہو کہ خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پروا نہ ہو۔ نہ کسی قسم کی طمع کے مطیع بنو۔ اور نہ کسی قسم کے خوف کا تمہیں خوف ہو۔ چنانچہ کسی کا شعر ہے کہ

آنکہ ترا شناخت جاں راچہ کند ؛ فرزند وعیال وخانماں راچہ کند

دیوانہ کنی ودوجہانش بخشی ؛ دیوانہ تو دوجہاں راچہ کند

میں تو اگر اپنے فرزندوں کا ذکر کرتا ہوں۔ تو نہ اپنی طرف سے بلکہ مجھے تو مجبوراً کرنا پڑتا ہے۔ کیا کروں اگر اس کے انعامات کا ذکر نہ کروں۔ تو گنہگار ٹھہروں۔ چنانچہ ہر لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اسی نے خود اپنی طرف سے بشارت دی۔ اب میں کیا کروں۔ غرض انسان کا اصل مدعا تو صرف یہی چاہیئے۔ کہ کسی طرح خدا کی رضا مل جائے۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت پہنچ گئے

۱۱ فروری۔ آج بذریعہ تار جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے کراچی سے اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ حضور کا پتہ۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجھی جے۔ ریلوے سندھ ہے۔

دفتر محاسب صاحب کا ضروری اعلان

حساب داران صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے صدر انجمن نے مفصلہ ذیل قاعدہ منظور فرمایا ہے۔

قاعدہ ۲۹ب۔ اگر کوئی حساب دار اپنے حساب سے کوئی رقم بذریعہ ڈاک باہر منگوائے یا کسی دوسری جگہ روانہ کرنے کی ہدایت کرے۔ تو یہ خدمت صیغہ امانت حساب دار کی ذمہ داری پر انجام دے گا۔ اور اگر روپیہ روانہ کرنے کے بعد راستہ میں کوئی نقصان ہوگا تو صیغہ امانت ذمہ وار نہ ہوگا۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ اب روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ٹراونکور۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے ۲۲ تا ۳۱ صلح تین مقامات کا دورہ کر کے ۱۷۳ میل تبلیغی سفر کیا۔ ۷ دن تبلیغی وتربیتی لیکچر دیئے جنمیں ایک خطبہ جمعہ اور دو خطبات نکاح بھی شامل ہیں۔ آٹھ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

سانڈھن۔ مولوی منظور احمد صاحب نے ۲۴ تا ۳۱ صلح ۵ مقامات کا دورہ کر کے فرداً فرداً تبلیغ کی۔

ملتان ڈیرہ غازیخان۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ۲۲ تا ۳۱ صلح مذکورۃ الصدر ہر دو شہروں کے مختلف محلہ جات میں دورہ کر کے فرداً فرداً ۲۵ اشخاص کو تبلیغ کی۔ ۱۴ درس دیئے ۵۹ میل تبلیغی سفر کیا۔ دو لیکچر دیئے۔ جملہ نظارتوں سے متعلقہ امور کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی۔

راوی بیٹ۔ مولوی محمد علی صاحب نے ۲۰ تا ۳۱ صلح ۵ مقامات کا دورہ کر کے ۲۲ میل تبلیغی سفر کیا۔ ۵۴ اشخاص کو فرداً فرداً تبلیغ کی۔ ایک تبلیغی لیکچر دیا۔ یعنی موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کے تنزل کے کیا اسباب ہیں اور اب وہ کیونکر ترقی کرسکتے ہیں۔

رائے پور ضلع سیالکوٹ۔ مولوی محمد حسین صاحب نے سیکرٹری تبلیغ چوہدری نبی احمد صاحب سکنہ رائے پور کے ہمراہ ۲۶ صلح تا ۵ تبلیغ آٹھ مقامات کا دورہ کر کے آٹھ لیکچر دیئے ۱۸۱ اشخاص کو فرداً فرداً تبلیغ کی۔ چار اشخاص سے تبادلہ خیالات کیا۔

پشاور۔ عبدالکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تقسیم لٹریچر رسالہ جات ریویو ورسالہ جات فرقان واشتہارات کے ذریعہ اور زبانی تبلیغ کی۔ ایک غیر مبایع مبلغ سے مسئلہ نبوت اور کفر واسلام پر گفتگو کی۔ شہر میں روزانہ ایک گھنٹہ تبلیغ کرتا ہے۔

علاقہ بیٹ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب نے یکم تا ۱۵ صلح چھ مقامات کا دورہ کیا۔ اور قریباً ایک سو آدمیوں کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ بعض جماعتوں میں تربیت واصلاح کا کام کیا۔

(ناظم نشر واشاعت)

جنگ ——— اور ——— اسلام

اسلام سے قبل کی جنگیں

اسلام کے ظہور سے پہلے بھی جو لڑائیاں ہوتی تھیں۔ ان میں کسی شخص کی عزت اور مال محفوظ نہ ہوتا تھا۔ خواہ وُہ جنگ میں عملاً شامل ہوتا یا نہ ہوتا۔ جس طرح جنگ کرنے والوں کی جانیں اور اموال خطرہ میں ہوتے تھے۔ اسی طرح اُن لوگوں کے اموال اور جانیں بھی خطرہ میں گھری ہوتی تھیں۔ جو جنگ سے الگ تھلگ ہوتے خاص کر عرب میں جنگ کی حقیقت ایک قومی پیشہ کی سی تھی۔ ذرائع معاش کی قلت۔ ضروریاتِ زندگی کی کمیابی اور اجتماعی ضبط و نظام کے فقدان کی وجہ سے عربوں میں جنگجوئی کی عادت اس قدر راسخ ہو چکی تھی۔ کہ وُہ قتل و غارت اور خون ریزی کو اپنی قومی خصوصیات بلکہ فاخر شمار کرتے تھے عرب کے تصور میں جنگ ایک ایسی چیز کا نام تھا۔ جس میں لوٹ مار ہو۔ غضب و اشتعال ظلم و ستم۔ وحشت اور بربریت ہو تی جسکے خلاف جنگ لڑی جائے اس کو پیس کر رکھ دینا۔ اور کلی طور پر تباہ و برباد کر دینا پیش نظر ہوتا۔

جس طرح جنگ کے متعلق عرب جاہلیت کا تصور نہایت ادنےٰ تھا۔ اور جس طرح ان کے مقاصدِ جنگ ذلیل اور وحشیانہ تھے۔ اسی طرح وُہ طریقے بھی جو وُہ جنگ میں استعمال کرتے تھے۔ انتہا درجہ کے وحشیانہ تھے۔ اسلام کے ظہور سے پہلے عرب مقاتلین۔ اور غیر مقاتلین کے درمیان کوئی امتیاز نہ تھا۔ دُشمن قوم کے ہر فرد کو دُشمن سمجھا جاتا۔ اور اعمالِ جنگ کا دائرہ تمام طبقوں اور جماعتوں پر یکساں محیط ہوتا تھا۔

عورتوں کی بے حرمتی

عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ بیمار زخمی۔ کوئی اس ہمہ گیر دست درازی سے مستثنےٰ نہ ہوتا۔ بلکہ دُشمن قوم کو ذلیل و خوار کرنے کی خاطر اس کی عورتیں خصوصیت کے ساتھ جنگی کارروائیوں میں تختۂ مشق بنائی جاتی تھیں۔ مفتوح قوم کی عورتوں کو بے حُرمت کرنا ان کی تحقیر و تذلیل کرنا فاتح لوگوں کے مفاخر میں شامل تھا۔ اور شعراء اس کو فخریہ بیان کرتے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

وعقیلۃٍ یسعٰی علیھا قیّمٌ
متغطرسٍ ابدیت عن خلخالھا

یعنی بہت سی شریف عورتیں جن کے غیرت مند شوہر ان کی حفاظت میں پوری پوری کوشش کرتے تھے۔ میں نے ان کے پازیب کھول دیئے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے:۔ ؎

فالھم بیضات الخدو
رھنان لا النعم المراح

یعنی لڑائی کے وقت [illegible] مقصود گوری گوری پردہ نشین عورتیں ہوتی ہیں [illegible] چراگاہ سے واپس آنے والے اونٹ۔

زندہ آگ میں جلانا

اس وقت دُشمن کو ایذا دینے اور ضرر پہونچانے کا حق غیر محدود تھا۔ یہاں تک کہ آگ میں زندہ جلا دینے میں بھی تامل نہ کیا جاتا۔ تاریخ عرب کا مشہور واقعہ ہے کہ یمن کے بادشاہ ذو نواس نے ان لوگوں کو جو اس کے دین سے پھر گئے تھے۔ پکڑ کر بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔

قرآن مجید میں اسی کے متعلق آتا ہے۔

قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ ھم علیھا قعود (سورۃ البروج)

عمر بن منذر نے ایک منت مانی تھی، کہ بنی دارم کے سو آدمیوں کو زندہ جلائیگا چنانچہ اس نے ان پر چڑھائی کی۔ اور ننانوے آدمی اس کے ہاتھ آئے جن کو اس نے جلا دیا۔ اب ایک آدمی کی کمی تھی اتفاق سے قبیلہ براجم کا ایک شخص دھوئیں کو دیکھ کر۔ اور گوشت کے جلنے کی بُو پاکر اس طرف گیا۔ اُسے بھی پکڑ کر جلا دیا گیا تاکہ عمر بن منذر کی منت پُوری ہو جائے۔ اس واقعہ کے متعلق جریر کہتا ہے۔ ؎

این الذین بنار عمرو احرقوا
ام این اسعد فیکم المسترضع

یعنی کہاں ہیں وُہ لوگ جو عمرو بن منذر کی آگ میں جلائے گئے۔ اور کہاں ہے اسعد جو تمہارے درمیان پرورش پاتا تھا۔

اسیرانِ جنگ سے بدسلوکی

اس زمانے میں اسیرانِ جنگ سے بدسلوکی اور ایذا رسانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی تھی۔ جنگ اوارہ کا مشہور واقعہ ہے۔ کہ بنی شیبان کے جتنے اسیر منذر بن امرء القیس کے ہاتھ آئے۔ اُن سب کو اُس نے کوہ اوارہ کی چوٹی پر بٹھا کر قتل کرنا شروع کیا۔ اور کہا کہ جب تک ان کا خون بہہ کر پہاڑ کے دامن تک نہ پہونچے گا۔ قتل کا سلسلہ بند نہیں کروں گا۔ آخر جب مقتولین کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہو گئی۔ تو اس کی منت پوری کرنے کے لئے ان لوگوں کے خون پر پانی گرایا گیا۔ اور وُہ بہہ کر پہاڑ کے دامن تک آگیا۔

(ابن اثیر۔ جلد ۱۔ صفحہ ۴۰۹)

اچانک حملے

اسلام کے ظہور سے پہلے دُشمن کو مقابلہ کا موقعہ دیئے بغیر غفلت کی حالت میں اچانک حملہ کرنا مرغوب ترین جنگی چالوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس غرض کے لئے عموماً رات کے آخری حصہ میں حملے کئے جاتے تھے۔ یہ دستور ایسا عام تھا۔ کہ تصبیح کے معنے ہی صبح کے وقت حملہ کرنے کے ہو گئے۔ ایک شاعر کہتا ہے:۔ ؎

فصبحھم بالجیش قیس بن عاصم
فلم یجدوا الا الاسنۃ مصدرا

یعنی قیس بن عاصم ان پر صبح کے وقت لشکر لے کر جا پہونچا۔ اور وہاں اس کے سوا کچھ نہ پایا۔ کہ نیزے جسموں سے پار ہوتے تھے۔ اس وقت جو دُعائیہ کلمات استعمال کئے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ تیری صبح اچھی گزرے۔ اور تو محفوظ رہے چنانچہ سبع معلقات کے شاعروں میں تیسرا شاعر زہیر ابن ابی سلمیٰ کہتا ہے ؎

فلما عرفت الدار قلت لربعھا
الا انعم صباحًا ایھا الربع واسلم

یعنی جب مَیں نے اپنی محبُوبہ کے پُرانے گھر کو پہچان لیا۔ تو میں نے اُس گھر کی بیٹھک کو مخاطب کرکے کہا۔ خدا کرے تیری صبح اچھی گزرے اور تو محفوظ رہے۔

لاشوں کی بے حُرمتی

جوش انتقام میں دشمنوں کی لاشوں تک کو نہ چھوڑا جاتا تھا۔ ان کے ناک کان کاٹ دیتے۔ اور اعضا کی قطع و برید کرکے زندوں کا انتقام مُردوں سے لیا جاتا۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی جب شہید ہُوئے۔ تو ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ اور دیگر اعضاء کاٹ کر ہار بنایا۔ جب کسی شخص سے سخت دشمنی ہوتی تھی۔ تو قسم کھا لیتے تھے۔ کہ اس کو قتل کرکے۔ اس کی کھوپری میں شراب پئیں گے۔ جنگِ احد میں عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سلافہ کے دو بیٹے قتل ہو گئے تھے۔ سلافہ نے قسم کھائی کہ وُہ عاصم رضی کی کھوپری میں شراب پئے گی۔ چنانچہ جب مقام رجیع میں عاصم رضی اللہ عنہ شہید ہُوئے۔ تو کفار نے ان کی تلاش کی تاکہ ان کا سر سلافہ کے ہاتھ بیچ دیں۔

(طبقات ابن سعد جلد ۲)

ایک شاعر کہتا ہے ؎

ونشرب کرھًا منکم فی الجماجم

یعنی ہم بدمزگی کے ساتھ تمہاری کھوپریوں میں شراب پیتے ہیں۔

عہد شکنی

عرب جاہلیت میں وفائے عہد کا بھی کوئی پاس و لحاظ نہ تھا۔ جب کوئی اچھا موقعہ دشمن سے انتقام لینے کا مل جاتا۔ تو تمام عہد و پیمان توڑ کر رکھ دیئے جاتے تھے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بات ہے کہ غزوہ احد کے بعد ایک قبیلہ کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور کہا کہ تعلیم دین کے لئے چند معلم ہمارے ساتھ بھیج دیئے جائیں۔ چنانچہ حضور نے ستر مشہور قاری ان کے ساتھ بھیج دیئے۔ جن کو لے جا کر ان ظالموں نے شہید کر دیا۔ (بخاری)

جنگ کے متعلق اسلام کا نظریہ

ان حالات میں اسلام کا ظہور ہُوا جس نے جنگ کی حقیقت کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ اسلام کا نظریۂ جنگ یہ ہے۔ کہ جنگ و جدال کوئی پسندیدہ چیز نہیں۔ اس سے انسان کو پرہیز لازم ہے لیکن جب دُنیا میں ظلم و طغیان۔ فتنہ و فساد جبر و تشدد پھیل جائے۔ اور سرکش لوگ عوام الناس کے امن و امان اور دین و مذہب کو خطرہ میں ڈال دیں۔ تو اس وقت دفع مضرت کے لئے جنگ ضروری ہے

اس نظریہ سے چونکہ جنگ کا اصلی مقصد حریف مقابل کو ہلاک کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں۔ بلکہ محض اس کے شر کو دفع کرنا ہے اس لئے اسلام یہ اصول پیش کرتا ہے۔ کہ جنگ میں صرف اتنی قوت استعمال کی جائے۔ جو دفع شر کے لئے ضروری ہو۔ اور اس قوت کا استعمال صرف انہی کے خلاف کیا جائے۔ جو عملاً برسر پیکار ہوں۔ باقی تمام انسانی طبقات کو جنگ کے اثرات سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ حتٰی کہ دشمن کی ان چیزوں تک بھی ہنگامہ کارزار کو وسیع نہ ہونا چاہیئے جن کو ان کی جنگی قوت سے کوئی تعلق نہ ہو جنگ کا یہ تصور ان تمام تصورات سے علیحدہ ہے۔ جو پہلے لوگوں کے دماغوں میں موجود تھے۔ اسلام نے جنگ کے وحشیانہ طریقوں کو مٹا کر نئے اصول جنگ رائج کئے اسلام نے لڑائی کو ذرائع معاش کی قلت کے لئے جائز قرار نہیں دیا۔ بلکہ محض دفع شر کے لئے رکھا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تمنّوا لقاء العدو واسئلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف یعنی دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالٰے سے امن و عافیت کی دعا کرو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو جم کر لڑو۔ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح جنگ کے مقصد کو بدلا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ ان تمام وحشیانہ حرکات کو بھی روک دیا۔ جو جاہلیت کی لڑائیوں میں کی جاتی تھیں۔

جنگ میں شامل نہ ہونے والوں کے لئے حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا جو عملاً جنگ میں شریک نہیں ہوتے۔ چنانچہ فرمایا لا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً صغیراً ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمھم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین یعنی نہ کسی بوڑھے ضعیف کو قتل کرو۔ اور نہ چھوٹے بچوں کو اور نہ عورت کو اموال غنیمت میں چوری نہ کرو۔ جنگ میں جو کچھ ہاتھ آئے اسے ایک جگہ جمع کرو۔ نیکی اور احسان کرو۔ کیونکہ اللہ تعالٰے محسنوں کو پسند کرتا ہے فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی۔ کہ کسی زخمی پر حملہ نہیں کرنا۔ اور جو کوئی جان بچا کر بھاگے۔ اس کا پیچھا نہ کرنا۔ اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کرکے بیٹھ جائے۔ اسے امان دینا۔ ابن عباس سے روائت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہیں فوج بھیجتے۔ تو یہ ہدائت تاکید سے فرماتے لا تقتلوا اصحاب الصوامع یعنی معابد کے بے ضرر خادموں کو اور خانقاہ نشین زاہدوں کو قتل نہ کرنا۔

اچانک حملہ کرنے کی ممانعت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچانک اور بغیر اطلاع کے حملہ کرنے سے بھی روک دیا۔ انس بن مالک غزوۂ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کان اذا جاء قوماً بلیل لم یغر علیھم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی دشمن قوم پر رات کے وقت پہونچتے۔ تو جب تک صبح نہ ہوتی حملہ نہ کرتے تھے۔

زندہ جلانے کی ممانعت

عرب اور غیر عرب شدت انتقام میں دشمن کو زندہ جلا دیا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وحشیانہ حرکت کو بھی ممنوع قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا لا ینبغی اَن یعذب بالنار الا رب النار۔ یعنی آگ کا عذاب دینا آگ کے پیدا کرنے والے یعنی خدا تعالےٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں۔ عبد اللہ بن یزید روائت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مال کو جو دشمن کے ملک میں پیشقدمی کرتے ہوئے غیر مقاتلین سے چھین لیا جائے حرام قرار دیا ہے۔

دیگر ہدایات

اس کے علاوہ فوج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا کھیتیوں کو تباہ کرنا بستیوں میں قتل و غارت کے بازار گرم کرنا آتش زنی جن کو آج کل جنگ کے معمولات میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ ناجائز قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے واذا تولّٰی سعٰی فی الارض لیفسد فیھا و یھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۔ (سورہ بقرہ ع ۲۵) یعنی جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے۔ اور فصلوں اور نسلوں کو برباد کرے۔ مگر اللہ تعالےٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ نقض عہد اور معاہدین پر دست درازی کرنے کی برائی میں بے شمار احادیث آتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ یہ فعل اسلام میں بدترین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من قتل معاھداً لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ اربعین عاماً یعنی جو کوئی کسی معاہد کو قتل کرے گا۔ اسے جنت کی بو تک نصیب نہ ہوگی۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول نے جب شام کی جانب [illegible] روانہ کیں۔ تو ان کو [illegible] ہدائتیں دی تھیں جو تمام مورخین اور محدثین نے نقل کی ہیں۔ وہ ہدایات یہ ہیں۔

(۱) عورتیں اور بچے اور بوڑھے قتل نہ کئے جائیں۔

(۲) مُثلہ یعنی مقتولین کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹے جائیں۔

(۳) راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے اور ان کے معابد مسمار نہ کئے جائیں۔

(۴) کوئی پھلدار درخت نہ کاٹا جائے۔ اور نہ کھیتیاں جلائی جائیں۔

(۵) آبادیاں ویران نہ کی جائیں

(۶) جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے

(۷) بدعہدی سے ہر حال میں پرہیز کیا جائے۔

(۸) جو لوگ اطاعت کریں۔ ان کی جان مال کا وہی احترام کیا جائے۔ جو مسلمانوں کی جان مال کا ہے۔

(۹) اموال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔

(۱۰) جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

ان احکام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے جنگ کو ان تمام وحشیانہ افعال سے پاک کر دیا۔ جو پہلے جنگ کا ضروری جزو بنے ہوئے تھے۔ اسیران جنگ کا قتل، اعضاء کی قطع و برید مردوں کی بے حرمتی۔ آگ کا عذاب لوٹ مار فصلوں اور بستیوں کی تخریب بدعہدی اور پیمان شکنی فوجوں کی پراگندگی اور بدنظمی سب کچھ جنگ کے آئین کے خلاف قرار دیا۔ اور جنگ صرف ایسی چیز رہ گئی۔ جس میں ایک شریف اور بہادر آدمی دشمن کو کم سے کم نقصان پہونچا کر اس کے شر کو دفع کرنے کی کوشش کرے۔

آج کل کی جنگ

یہ تھی وہ اصلاح جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف آٹھ سال کے عرصہ میں دنیا کی سب سے وحشی قوم میں کی۔ آج اس تہذیب و تمدن کے زمانہ میں دنیا کی مہذب ترین قومیں بھی جب کسی دشمن کے شہر میں فاتحانہ حیثیت میں داخل ہوتی ہیں۔ تو سب کو معلوم ہے کہ مفتوح شہر پر کیا کیا مظالم توڑے جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے زندہ مثال موجود ہے۔ کہ ہٹلر نے جس جس ملک پر قبضہ کیا۔ اس ملک کی پیداوار لوہا اور مویشی چھین لئے۔ اور وہاں کے لوگوں کو اپنے ملک میں کام کرنے کے لئے بھیج دیا۔ اس کے علاوہ موجودہ جنگ میں تہذیب و تمدن کے علمبرداروں نے ایک دوسرے کے ملک میں گھس کر وہ تباہیاں پھیلائی ہیں۔ کہ ان کی مثال ہزاروں سال تک نہیں ملتی ان کو نہ تو عورتوں کا پاس اور نہ بچوں بوڑھوں مریضوں اور زخمیوں کا خیال ہے سب پر یکساں طور پر آتش گیر بم گرا رہے ہیں۔ آبادیوں کو ویرانوں اور فصلوں کو راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف دعوے یہ ہے۔ کہ ہم تہذیب و اخلاق کے بلند مینار پر کھڑے ہیں:۔

جنگ کے متعلق جو اصول اسلام نے پیش کئے ہیں۔ ان سے اعلیٰ تو درکنار ان کے ہم پلہ اصول بھی کسی قوم یا ملک کی طرف سے آج تک پیش نہیں کئے گئے۔ اگر ان اصول پر کاربند رہتے ہوئے جنگ لڑی جائے۔ جن کو اسلام نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ تو بہت جلد دنیا میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے:۔

خاکسار، شمس الدین جالندہری

بنی اسرائیل میں بیاہ شادی پر پابندیاں

جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی نبی اور رسول کے ذریعہ زمین پر کسی آسمانی مذہب اور سلسلہ کی بنیاد قائم کرتا رہا ہے۔ تو اس کے ماننے والوں کو ایسے قوانین الہیہ اور مذہبی اصول پر عمل کرنے کی تلقین اور تاکید کرتا رہا ہے۔ تا ان احکام دینیہ پر چل کر وہ غیروں کے ملحدانہ اثرات۔ مشرکانہ رسوم۔ اور غلط خیالات کے اثرات سے بکلی محفوظ ہو کر روحانیت کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ جائیں۔ ایسے قوانین الہیہ اور اصول میں سے گزشتہ امتوں کے لئے ایک شادی کا اصول بھی بہت بڑی اہمیت اور نمایاں خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ پہلی امتوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے جس تاکید سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ اور جن عبرتناک سزاؤں کا ذکر گزشتہ الہامی کتب میں موجود ہے۔ اس سے اس کی اہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ احمدی جو غیروں میں رشتے کرنے کا ارتکاب کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہو کہ یہ کوئی معمولی گناہ نہیں۔

اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرماتا ہے "دیکھ میں عہد باندھتا ہوں۔ کہ تیرے سب لوگوں کے سامنے ایسی کرامات کروں گا۔ جو دنیا بھر میں اور کسی قوم میں کبھی کی نہیں گئیں۔ اور وہ سب لوگ جن کے بیچ تو رہتا ہے۔ خداوند کے کام کو دیکھیں گے۔ کیونکہ جو میں تم لوگوں سے کرنے کو ہوں وہ ہیبتناک کام ہوگا۔ آج کے دن جو حکم میں تجھے دیتا ہوں۔ تو اسے یاد رکھنا۔"

(خروج باب ۳۴۔ آیت ۱۰ سے ۱۲)

ان حکموں کے شروع میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے دیئے "ایسا نہ ہو" کے الفاظ مرقوم ہیں۔ اور ان میں شادی کے متعلق بھی یہ حکم درج ہے۔ "ایسا نہ ہو ..... تو ان کی بیٹیاں اپنے بیٹوں سے بیاہے۔ اور ان کی بیٹیاں اپنے معبودوں کی پیروی میں زناکار ٹھہریں۔ اور تیرے بیٹوں کو اپنے معبودوں کی پیروی میں زناکار بنا دیں۔"

(خروج باب ۳۴ آیت ۱۶ سے ۱۷)

ایک اور جگہ ان الفاظ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ "جب خداوند تیرا خدا تجھ کو اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تو جا رہا ہے۔ پہونچا دے ...... تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ اور نہ ان پر رحم کرنا۔ تو ان سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ ان کے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا۔ اور نہ اپنے بیٹوں کے لئے ان کی بیٹیاں لینا۔ کیونکہ وہ تیرے بیٹوں کو میری پیروی سے برگشتہ کر دیں گے۔ تاکہ وہ اور معبودوں کی عبادت کریں۔ یوں خداوند کا غضب تم پر بھڑکے گا۔ اور تجھ کو جلد ہلاک کر دے گا۔"

(استثناء ۷۔ آیت ا سے ۵)

پھر فرمایا "ورنہ اگر تم کسی طرح برگشتہ ہو کر ان قوموں کے بقیہ سے یعنی ان سے جو تمہارے درمیان باقی ہیں شیر وشکر ہو جاؤ اور ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو۔ اور ان سے ملو اور وہ تم سے ملیں۔ تو یقین جانو کہ خداوند تمہارا خدا پھر ان قوموں کو تمہارے سامنے دفع نہیں کرے گا۔ بلکہ یہ تمہارے لئے جال اور پھندا۔ اور تمہارے پہلوؤں کے لئے کوڑے۔ اور تمہاری آنکھوں میں کانٹوں کی طرح ہوں گی۔ اور یہانتک کہ تم اس اچھے ملک سے جسے خداوند تمہارے خدا نے تم کو دیا ہے۔ نابود ہو جاؤ گے۔"

(یشوع ب ۲۳۔ آیت ۱۲ سے ۱۴)

"سو تم اپنی بیٹیاں ان کے بیٹوں کو نہ دینا۔ اور ان کی بیٹیاں اپنے بیٹوں کے لئے نہ لینا۔" (عزراب ۹ آیت ۱۲ سے ۱۳)

"ہم اپنی بیٹیاں ملک کے باشندوں کو نہ دیں۔ اور نہ اپنے بیٹوں کے لئے ان کی بیٹیاں لیں۔" (نحمیاہ ب ۱۰ آیت ۳۰ سے ۳۱)

"ان ہی دنوں میں میں نے ان یہودیوں کو بھی دیکھا۔ جنہوں نے اشدودی اور عمونی اور موآبی عورتیں بیاہ لی تھیں۔ اور ان کے بچوں کی زبان آدھی اشدودی تھی۔ اور وہ یہودی زبان میں بات نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ہر قوم کی بولی کے مطابق بولتے تھے۔ سو میں نے ان سے جھگڑ کر ان کو لعنت کی۔ اور ان میں سے بعض کو مارا۔ اور ان کے بال نوچ ڈالے۔ اور ان کو خدا کی قسم کھلائی کہ تم اپنی بیٹیاں ان کے بیٹوں کو نہ دینا۔ اور نہ اپنے بیٹوں کے لئے اور نہ اپنے لئے ان کی بیٹیاں لینا۔" (نحمیاہ ب ۱۳ آیت ۲۳ سے ۲۶)

"کیا ہم پھر تیرے حکموں کو توڑیں۔ اور ان قوموں سے ناتا جوڑیں جو ان نفرتی کاموں کو کرتی ہیں۔ کیا تو ہم سے ایسا غصے نہ ہوگا۔ کہ ہم کو نیست و نابود کر دے۔ یہاں تک کہ نہ کوئی بقیہ رہے۔ اور نہ کوئی بچے۔"

(عزراب ۹ آیت ۱۴ سے ۱۵)

پھر عزراب ۱۰ آیت ا سے ۴۴ تک اسی مضمون کو دردناک طور پر دہرایا گیا ہے۔ جب بنی اسرائیل پر خدا کا غضب نازل ہونا شروع ہوگیا۔ تو انہوں نے اپنے ان گناہوں پر غور کرنا شروع کیا۔ جن کی پاداش میں ان کو یہ سزا مل رہی تھی۔ آخر کار وہ مندرجہ ذیل نتیجہ پر پہونچے۔ اور سزا اور خدا کے غضب سے بچنے کے لئے جو طریقہ انہوں نے اختیار کیا۔ اس کا ذکر یوں آتا ہے۔

"تب عزرا کاہن کھڑا ہو کر ان سے کہنے لگا۔ کہ تم نے خطا کی ہے۔ اور اسرائیل کا گناہ بڑھانے کو اجنبی عورتیں بیاہ لی ہیں۔ پس خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے آگے اقرار کرو۔ اور اس کی مرضی پر عمل کرو۔ اور اس سرزمین کے لوگوں اور اجنبی عورتوں سے الگ ہو جاؤ۔ تب ساری جماعت نے جواب دیا۔ اور بلند آواز سے کہا کہ جیسا تو نے کہا۔ ایسا ہی ہم کو کرنا لازم ہے۔ لیکن لوگ بہت ہیں۔ اور اس وقت شدت کی بارش ہو رہی ہے۔ اور ہم باہر کھڑے نہیں رہ سکتے۔ اور نہ یہ ایک دو دن کا کام ہے۔ کیونکہ ہم نے اس معاملہ میں بڑا گناہ کیا ہے۔ اب ساری جماعت کے لئے ہمارے سردار مقرر ہوں اور ہمارے شہروں میں جنہوں نے اجنبی عورتیں بیاہ لی ہیں۔ وہ سب مقررہ وقت پر آئیں اور ان کے ساتھ ہر شہر کے بزرگ اور قاضی ہوں۔ جب تک کہ ہمارے خدا کا قہر شدید ہم پر سے ٹل نہ جائے اور اس معاملہ کا تصفیہ نہ ہو جائے۔"

(عزراب ۹ آیت ۱۰ سے ۱۵)

آگے چل کر اسی فیصلہ کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔ "پہلے مہینے کے پہلے دن تک ان سب مردوں کے معاملہ کا فیصلہ کیا۔ جنہوں نے اجنبی عورتیں بیاہ لی تھیں .... انہوں نے اپنی بیویوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ اور گنہگار ہونے کے سبب سے انہوں نے اپنے گناہ کے لئے اپنے اپنے ریوڑ میں سے ایک ایک مینڈھا قربان کیا۔"

(عزراب ۹ آیت ۱۷ سے ۲۰)

اس کے بعد ان لوگوں کی تعداد دی ہے جنہوں نے غیر عورتوں سے شادی کی تھی۔ اور آخر میں یہ عبارت درج ہے "یہ سب اجنبی عورتوں کو بیاہ لائے تھے۔ اور بعضوں کی بیویاں ایسی تھیں جن سے ان کی اولاد تھی۔" (عزراب ۹ آیت ۴۴)

غرض شادی اور رشتے ناطے کے متعلق جو قوانین وقتی طور پر کسی مصلحت کی بناء پر مقرر کئے جائیں۔ ان پر

عہدیداران مجلس عاملہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۲۲-۱۳۲۱ ہش

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ماہ تبلیغ سے شروع ہوتا ہے۔ سال رواں کے لئے صدر محترم نے حسب احباب کو مختلف ذمہ واریوں کی سرانجام دہی کے لئے نامزد فرمایا ہے:-

نائب صدر و مہتمم کار خاص۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
نائب سیکرٹری۔ سعید احمد صاحب فاروقی۔
مہتمم ایثار و استقلال۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مہتمم تربیت و اصلاح۔ مولوی نور الحق صاحب۔
مہتمم تجنید۔ چودہری عبد اللطیف صاحب مجاہد۔
مہتمم تعلیم۔ چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ
مہتمم وقار عمل۔ شیخ ناصر احمد صاحب۔
مہتمم خدمت خلق۔ ملک سیف الرحمن صاحب۔
مہتمم اطفال۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد۔
مہتمم مال۔ ملک عطاء الرحمن صاحب۔
مہتمم اشاعت۔ جنرل سیکرٹری۔
مہتمم ذہانت و صحت جسمانی۔ چودہری غلام یٰسین صاحب۔
محاسب۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب۔
انچارج تنفیذ۔ مرزا منور احمد صاحب۔
مفتش۔ مولوی عبد اللطیف صاحب۔

جنرل سیکرٹری مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ

میں احمدی کیوں ہوا؟

اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

فبشر عبادہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ؕ بشارت دو میرے اُن بندوں کو جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں۔ پھر جو بہتر ہو اس کی پیروی کرتے ہیں۔ میں اپنے احباب اور عزیز و اقارب کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں غور سے پڑھیں۔ پھر اس سچائی پر ایمان لائیں۔ اور اپنی عاقبت اور دنیا کو سنواریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے پچاس سال پیشتر اللہ تعالےٰ نے یہ بشارت دی تھی۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ اس الہام کی صداقت باوجود احمدیت کی کمزوری اور بے سروسامانی کے جس شان سے ظاہر ہوئی ہے۔ اس سے کوئی منصف مزاج انکار نہیں کرسکتا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ سوچنے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ احمدیت ایک عظیم الشان اصلاحی تحریک ہے۔ جو کفر اور بے دینی کی قوتوں کے خلاف جہاد ہے اور فسق و فجور۔ جہالت۔ بداعمالی۔ فواحش اور دین سے بے رغبتی کے خلاف اعلانِ جنگ ہے اس کے قبول کرنے سے بے دینی کے قلعے مسمار ہوتے ہیں۔ اور خلوص۔ اتحاد۔ تنظیم کی رفیع الشان عمارتیں قائم ہوتی ہیں۔ لاکھوں انسانوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور آپ نے اپنے پیرؤوں کے اندر وہ روح فدائیت و قربانی پیدا کردی۔ کہ جان و مال ان کی نظر میں حقیر چیز ہو کر رہ گئے صحت اور جوانی۔ دولت اور اقتدار۔ بے فکری اور فارغ البالی۔ آسودگی انسان کو غافل اور کوتاہ اندیش بنا دیتی ہے۔ اور دنیا دی مشاغل میں ایسا منہمک پڑتا ہے۔ کہ اسے کسی بات کا ہوش نہیں رہتا۔ نفسانی خواہشات اور ان کی تسکین اُسے اسقدر بے خود بنائے رکھتی ہیں۔ کہ وہ رُوح کی بے تابیوں کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ ان تمام باتوں کی اصلاح کرنے اور ان بدمستوں کو جو غفلت کے لحاف میں پڑے سوتے تھے جگانے کیلئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا۔ پس میرے پیارے بھائیو! جوئندہ یابندہ۔ میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے ایمان پیدا کیا۔ آنکھوں کو بصیرت دل کو قوت اور حوصلے کو مضبوطی عطا کی۔ اور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگیا۔ احمدیت کی خوبیاں۔ اسلام کے ارکان کی پابندی۔ اسلام کی مجاہدانہ زندگی۔ پاکیزگی اور نظام کی پابندیاں ہیں۔ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کا نام احمدی ہونا نہیں۔ بلکہ بیعت کے بعد عملی اسلامی زندگی اختیار کرنا احمدیت ہے۔ احمدی کا کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ حتیٰ کہ دن کا تمام حصہ۔ اور گھر کی

زندگی بھی اسلامی قانون کی پابندی میں گزارنی ہوتی ہے۔ اسلام کا نظام احمدیت کا نظام ہے۔ جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے وہ صرف انسان کو روحانی درجات کی بلندی ہی نہیں عطا کرتا۔ بلکہ اس کی معاشرتی سیاسی اور اقتصادی زندگی میں برابر کا دخل رکھتا ہے احمدیت میں داخل ہو کر غیر احمدی رشتہ دار ناراض ہو جاتے ہیں۔ بلکہ کافر ملحد اور جانے کیا کیا جو جی میں آئے کہنے سے گریز نہیں کرتے۔ مگر یہ سب کچھ ایک احمدی کیوں برداشت کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حق اور صداقت کو پالیتا ہے مگر اس کے عزیز حق کو قبول نہیں کرتے۔ دنیا میں کوئی ذی روح اپنے جذبات کو مجروح ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ نہ برداشت کر سکتا ہے مگر ایک احمدی دین کی محبت میں سرشار ہو کر یہ سب کچھ سنتا اور محسوس کرتا ہے۔ مگر اس میں حظ پاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ جہاں جہاں احمدی ہیں وہاں ان کا ایک امیر ہوتا ہے۔ اور امیر کے ماتحت دیگر عہدیدار ہوتے ہیں۔ جن کا کام جماعت کے اغراض و مقاصد کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرے۔ امیر کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ کہ ہر احمدی کی دینی کمزوریوں پر اس کو بیدار کرتا رہے۔ اور اس کی اصلاح کرے۔ احمدی مساجد میں قرآن پاک کی تعلیم اور دیگر مذہبی کتب کا روزانہ درس ہوتا ہے۔ اور کوئی احمدی مذہب سے بیگانہ نہیں رہ سکتا جس جماعت کا معمول زندگی یہ ہو۔ وہ کیوں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کی حقدار نہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے بے یار و مددگار تھے جنہیں نہ گھر والے اور رشتہ دار بھی تمام مخالف اور باہر والے بھی سب دشمن۔ باوجود اس بے سرو سامانی کے قادیان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھتے ہیں۔ ر

وی۔پی وصول فرمالئے جائیں

ہم نے ۹ فروری کو ان اصحاب کی فہرست جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ فروری تک ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب احباب سے گذارش ہے۔ کہ براہ کرم وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مشکلات میں وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مالی دقتوں میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہوں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور۔ ۱۰ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات دشمن نے شمال میں کچھ اور فوجیں اتار دیں۔ اور ان کے زبردست دباؤ کی وجہ سے اس میں ہماری فوجیں زبردست مقابلہ کرتی رہیں۔ مگر پھر بھی انہیں کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ دشمن کے طیارے دن بھر لیک لیک کر بمباری میں مصروف رہے۔ اور اس کی فوجیں بھی اترتی رہیں۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس پل کی مرمت کر لی ہے۔ جو ملایا کو سنگاپور سے ملاتا ہے۔ اور جسے برطانی فوج نے توڑ دیا تھا۔ پل کی مرمت کے دعویٰ کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی لیکن پل کے مشرقی حصہ پر بھی دشمن کی فوج اتر پڑی ہے۔

سنگاپور۔ ۱۰ر فروری۔ آج صبح پانچ بجے جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ سنگاپور کا شہر اب صرف دس میل کے فاصلہ پر ہے۔

بٹاویہ۔ ۱۰ر فروری۔ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں مکاسر پر اتر آئی ہیں۔ یہ جگہ بہت اہم ہے۔ اور نہایت مضبوط بندرگاہ ہے۔ اس کا ہوائی اڈہ بھی بہت اچھا ہے۔ یہاں سے سورابایا ۴۵۰ میل ہے۔ اس کے علاوہ جاپانی فوجیں جنوبی بورنیو میں بنجرماسن پر اترنا چاہتی ہیں۔ ایک اور جاپانی فوج پونٹانیک (جنوبی بورنیو کا صدر مقام) پر جمع ہو رہی ہے۔ جو غالباً بٹاویہ پر حملہ کریگی۔ آسٹریلیا کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں نیو برٹین کے جنوبی ساحل پر اتر پڑی ہیں۔ آسٹریلیا کی فوج میں مزید آدمیوں کو بلا لیا گیا ہے۔

رنگون۔ ۱۰ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مرتبان کے شمال میں آج کچھ لڑائی ہوئی۔ مگر اس کی تفصیل کا علم نہیں ہو سکا ہمارے بمباروں نے دشمن کے مولمین کے علاقہ میں سخت حملے کئے۔ اور اسے نقصان پہنچایا۔

رنگون۔ ۱۱ر فروری۔ صبح پانچ بجے کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جاپانی فوجیں دریائے سالوین کو پار کر گئی ہیں۔

واشنگٹن۔ ۱۰ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ امریکہ کا ایک فوج بردار جہاز جزیرہ ہوائین کے قریب تارپیڈو لگنے سے ڈوب گیا۔

لنڈن۔ ۱۰ر فروری۔ آج دارالعوام میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ جنرل رومیل کو وشی گورنمنٹ کی طرف سے جو مدد مل رہی ہے اس کے بارہ میں امریکہ سے مشورہ ہو رہا ہے۔ اور امریکن گورنمنٹ اس کے متعلق وشی سے بات چیت کر رہی ہے۔

قاہرہ۔ ۱۰ر فروری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ طبروق سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کچھ لڑائی ہوئی۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے فوج کی بہت مدد کی۔

لنڈن۔ ۱۰ر فروری۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ جنرل رومیل لیبیا کے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک نئے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ برطانی گشتی دستوں کی اطلاع ہے۔ کہ بہت سا سامانِ جنگ اور فوجیں جمع کی جا رہی ہیں۔

واشنگٹن۔ ۱۰ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سنگاپور میں امریکن قونصل خانہ پر ایک بم گرا مگر کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔ امریکنوں کو وہاں سے نکالنے کا انتظام کر دیا گیا۔ اور اب وہاں صرف ۲ درجن امریکن باقی ہیں۔

سنگاپور۔ ۱۰ر فروری۔ کل جاپانیوں کے ہوائی حملوں کے نتیجہ میں ۵۱ اشخاص ہلاک اور ۲۶۲ زخمی ہوئے۔ کل رات دشمن کی توپوں نے مشرقی علاقہ پر بھی ویسی ہی سخت گولہ باری کی جیسی مغربی پر کی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض جاپانی سپاہی آسٹریلین سپاہیوں کی وردیوں میں جزیرہ پر اُترے۔

لاہور۔ ۱۰ر فروری۔ آج بھی بیوپاریوں نے جلوس نکالا۔ لاہور میں ۱۲۱ گرفتاریاں ہوئیں پنجاب کے مختلف شہروں میں کل چھ سو بیوپاری گرفتار ہوئے۔ آج لاہور میں ۲ جگہ نیز فاضلکا اور سرگودھا میں لاٹھی چارج ہوا۔

لاہور۔ ۱۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بیوپاریوں سے حکومت کی مصالحت کی کوششیں شروع ہیں۔ اور وزیر اعظم ہائی کورٹ میں اپیل کے حق کے سوا باقی تمام مطالبات ماننے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صدر کانگرس کے کہنے پر پنجاب کے کانگرسی لیڈر سمجھوتہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ کانگرسی ممبروں کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی اجازت بھی اسی وجہ سے دے دی گئی ہے۔

لاہور۔ ۱۰ر فروری۔ کل بیوپاریوں کے جلوس کے موقعہ پر جو لاٹھی چارج ہوا تھا۔ اس کے بارہ میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں تحریک التوا پیش ہوئی مگر ۴۳ آرار کی حمایت اور ۷۵ کی مخالفت سے گر گئی۔

لاہور۔ ۱۰ر فروری۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں وزیر اعظم نے اہلِ پنجاب کی طرف سے مارشل چیانگ کائی شیک کو خیر مقدم کہا۔ اور انہیں پنجاب تشریف لانے کی دعوت بذریعہ تار ارسال کی۔

دہلی۔ ۱۰ر فروری۔ مارشل چیانگ کائی شیک سے آج ڈیڑھ گھنٹہ تک پنڈت نہرو نے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد پنڈت جی نے صدر کانگرس سے ملاقات کی۔ اور گاندھی جی کو بھی گفتگو کی تفصیل بھجوائی۔ ایک بیان میں پنڈت جی نے کہا کہ مارشل موصوف کی آمد سے جنگ کے متعلق کانگرس کے رویہ میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔

دہلی۔ ۱۰ر فروری۔ گورنر سندھ نے وزارت کے مشورہ کے بغیر براہ راست ۲ افسر مقرر کر دیئے تھے۔ اس پر وزارت اور گورنر میں جھگڑا چل رہا ہے۔ جو اب وزیر ہند کے پاس گیا ہے۔ اگر وزیر ہند نے بھی گورنر کی حمایت کی۔ تو وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

نیویارک۔ ۱۰ر فروری۔ کل شام ۸۳ ہزار ٹن کے فرانسیسی جہاز "نارمنڈی" میں آگ لگ گئی۔ جو آدھ گھنٹہ کے اندر اندر سب جگہ پھیل گئی۔ جہاز پر تین سو پہرہ دار ۴۰۰ ملاح اور ۱۵۰۰ مسافر تھے۔ اور خطرہ ہے کہ وہ سب یا اکثر باہر نہیں نکل سکیں گے۔ جنگ کے آغاز پر یہ جہاز فرانس سے امریکہ بھیجدیا گیا تھا۔ اور فرانس نے جرمنی سے عارضی صلح کی۔ تو امریکن گورنمنٹ نے اسے نظر بند کر لیا تھا۔

لنڈن۔ ۱۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں سنگاپور کے ایک ہوائی اڈہ پر بھی قبضہ کر چکی ہیں۔ اس جزیرہ میں کل چار ہوائی اڈے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ روسیوں نے سمولنسک کے مشرق اور جنوب مشرق میں ۳۸ مزید بستیاں جرمنوں سے چھین لی ہیں۔ خارکوف کے محاذ پر بھی جرمن پسپا ہوئے ہیں۔ اور ان کی دو پیدل بٹالین برباد کر دی گئی ہیں۔ ایک رُوسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۲۹ر نومبر سے ۷ر فروری تک رُوسی فوجیں اسّی شہر اور ۴۸۰۰ گاؤں دشمن سے واپس لے چکی ہیں۔ اس عرصہ میں جرمنوں کے ۲۲۰ طیارے برباد ہوئے۔

لاہور۔ ۱۰ر فروری۔ آج اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ پنجاب میں ۲۲۰ فیکٹریاں جنگی سامان تیار کر رہی ہیں اور بعض کارخانے فوجی ضروریات کا کپڑا تیار کر رہے ہیں۔

دہلی۔ ۱۰ر فروری۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں ایک مرکزی افسر معلومات مقرر کیا جائے۔

لنڈن۔ ۱۰ر فروری۔ ۱۹۴۱-۴۲ء کے مالی سال کے پہلے دس مہینوں میں ۴ ارب ۲۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ مالیات کے بعض ماہروں نے تجویز پیش کی ہے کہ بالواسطہ ٹیکس میں اضافہ کیا جائے اور اس سلسلہ میں ٹرانسپورٹ کمپنیوں۔ ہوٹلوں۔ ریسٹورنٹوں اور تفریح گاہوں پر ٹیکس لگانے کی حمایت کی جا رہی ہے۔ بلاواسطہ ٹیکس میں اور خاص کر انکم ٹیکس میں اب اضافہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں کیونکہ اسوقت ۱۰ شلنگ فی پونڈ کی شرح ہے۔ ایک اور تجویز یہ ہے کہ ۱۹۴۲ء میں عوام سے اپنے اخراجات میں مزید کمی کیلئے کہا جائیگا۔ اور اس طرح ۵۰ کروڑ پونڈ [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی